www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتنقید

مولانا محمد رمضان سلفی
جامعہ لاہور الاسلامیہ

فرقہ طلوعِ اسلام کی ضد

فرقہ طلوعِ اسلام چونکہ مکمل طور پر منکرِ حدیث ہے[1] اس لئے حدیثِ نبویؐ کی تبلیغ اور اس کی نشرواشاعت اسے ہرگز گوارا نہیں ہے، اور حدیثِ نبویؐ کو ماخذِ شریعت کے طور پر پیش کرنے والے اہل حدیث کو بدنام کرنے کے لئے اس فرقہ سے متعلقہ افراد موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ چونکہ خود یہ لوگ عربی زبان سے ناواقف اور اس کی گرائمر سمجھنے سے نابلد ہوتے ہیں لہٰذا اس بارے میں دوسروں پر اعتراض کرکے اپنی ہی سبکی کروالیتے ہیں، مثال کے طور پر دارالدعوۃ السلفیہ کی طرف سے جب شیخ عبدالسلامؒ کی کتاب حدیث (منتقی الاخبار) کا اردو ترجمہ شائع کیا گیا تاکہ اردو دان طبقہ احادیثِ رسولؐ کی روشنی میں اپنے اخلاق واعمال کی اصلاح کرسکے تو فرقہ طلوعِ اسلام کو اشاعتِ حدیث کا یہ کام پسند نہ آیا، اور وہ اس ترجمہ کی عیب جوئی میں کولہو کے بیل کی طرح جت گیا تاکہ اس طرح وہ عوام کو اس کتابِ حدیث سے استفادہ کرنے سے روک سکے اور لکھا کہ:

> ''اس کتاب (منتقى الأخبار) میں فرقہ اہل حدیث کے علماء کی جانب سے ایسی خطرناک تحریف کی گئی ہے جس کی زد ختم نبوت کے عقیدہ پر پڑتی ہے۔ مسلمانوں کے ایک فرقے کا عقیدہ ہے چہاردہ معصومین یعنی چودہ معصوم انسان ہیں۔ ان کے نزدیک یہ چہاردہ معصوم رسول اللہؐ اور آپ کی آل پر مشتمل ہیں۔ ان حضرات کے عقیدے کے مطابق یہ سب معصومین نبوت میں شریک تھے۔ مسلمانوں کا یہ عام عقیدہ ہے کہ صرف انبیاء علیہم السلام ہی معصوم انسان تھے، اس لئے رسول اللہ ﷺ پر مسنون درود کے الفاظ یہ تھے صلی اللہ علیہ وسلم لیکن ان حضرات نے اس مقصد کے لئے درود شریف میں آل کے لفظ کا اس طرح اضافہ کردیا جو عربی زبان کے قواعد کے مطابق بھی غلط ہے اس اضافے کے بعد درود شریف کی عبارت یوں ہوگئی ہے، ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''
>
> (ماہنامہ طلوعِ اسلام، جون ۲۰۰۰ء: ص ۴۶)

حقائق وعبر کے عنوان سے سطورِ بالا کے لکھنے والے پروفیسر رفیع اللہ شہاب ہیں جو کافی عرصہ سے فرقہ[2] طلوعِ اسلام سے وابستہ ہیں اور وہ اس فرقے کے افراد کے ہاں ایک علمی شخصیت شمار ہوتے

(۱) اس کے ثبوت کے لئے دیکھئے ''محدث'' بابت ماہ نومبر ۱۹۸۷ء

(۲) اہل طلوع اسلام فرقہ ہونے کے باوجود اپنے لئے فرقہ کے لفظ سے بڑے الرجک ہیں حالانکہ فرقہ کی تعریف ان پر بلکہ مسٹر پرویز پر بھی صادق آتی ہے، فرقہ کون ہوتا ہے؟ مسٹر پرویز اس بارہ میں لکھتے ہیں: ''بہرحال فرقوں کی پہچان بالعموم نماز کے اختلاف سے ہوتی ہے'' (منزل بہ منزل، ص ۱۳)　　[بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، لیکن افسوس کہ وہ اکثر علمی ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں۔ یہاں بھی انہوں نے پہلی غلطی تو یہ کی کہ شیعہ فرقے کے چہاردہ معصومین یعنی چودہ معصوم امام بنا دیئے ہیں، حالانکہ شیعہ فرقے کے معصوم امام چودہ نہیں بلکہ بارہ ہیں، اسی لئے تو انہیں اثنا عشریہ یعنی بارہ اماموں کو معصوم ماننے والا فرقہ کہا جاتا ہے، اور انہوں نے ان اماموں کے نام بھی بارہ ہی شمار کیے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں: (۱) حضرت علیؓ (۲) حضرت حسنؓ (۳) حضرت حسینؓ (۴) علی زین العابدین (۵) محمد باقر (۶) جعفر صادق (۷) موسیٰ کاظم (۸) علی رضا (۹) محمد جواد (۱۰) علی ہادی (۱۱) حسن عسکری (۱۲) محمد مہدی المُنتظر

بنابریں پروفیسر صاحب کے چہاردہ معصومین سے متعلق دعوے کو ان کی کم علمی ہی سمجھا جاسکتا ہے، ہاں البتہ اگر پروفیسر صاحب نے خود کو اور پرویز صاحب کو بھی ان معصوم اماموں میں شمار کرنا شروع کر دیا ہے، تو تعداد کی حد تک ان کی مذکورہ بالا عبارت درست مانی جاسکتی ہے۔ دوسری غلطی انہوں نے یہ کی ہے کہ 'آلہٖ' کے اضافے پر مشتمل درود کی عبارت ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کو وہ عربی کے ایک مشہور قاعدے کے خلاف سمجھ بیٹھے ہیں اور اس مشہور قاعدے کی تعبیر یوں کرتے ہیں:

''عربی زبان کا یہ مشہور قاعدہ ہے کہ اسم ضمیر پر اسم ظاہر کا عطف نہیں ہوسکتا'' (طلوع اسلام)

'آلہٖ' کے اضافے پر مشتمل درود شریف کی عبارت عربی قاعدے کے خلاف ہے یا نہیں؟ اور فرقہ طلوع اسلام سے تعلق رکھنے والے حضرات عربی زبان کے قواعد کو سمجھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں یا نہیں؟

[گذشتہ] فرقوں کے اس تعارف کی بنیاد پر ہم طلوع اسلام والوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ لوگ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں پڑھتے تو نماز نہ پڑھنے والا ملحد ہوتا ہے اور الحاد اسلام کی نقیض ہے، اور اگر آپ نماز پڑھتے ہیں تو کس طریقہ پر؟ دیگر فرقوں کے مطابق یا ان سے ہٹ کر؟ اگر آپ کی نماز دوسرے لوگوں سے الگ ہے تو آپ بھی فرقہ ہوئے کیونکہ بقول پرویز ہر فرقہ اپنی نماز سے پہچانا جاتا ہے اور اگر آپ کی نماز کسی دوسرے فرقے کے مطابق ہے تو کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ تو آپ کے نزدیک فرقہ ہوں، لیکن آپ ان جیسی نماز پڑھنے کے باوجود فرقہ نہ بنیں، خود مسٹر پرویز بھی حنفی فرقہ سے منسلک رہے ہیں، اور وہ اسے اپنے لئے بطور فخر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''میں خود حنفی گھرانے میں پیدا ہوا تھا، اس لئے حنفی طریقے کے مطابق نماز پڑھتا ہوں'' (منزل بہ منزل، ص ۹۹)

اس وضاحت کے بعد مسٹر پرویز اور ان کے حواریوں کے فرقہ ہونے پر یوں استدلال کیا جاسکتا ہے کہ: "غــــلام أحمد برويز وأتباعه يصلّون صلوٰة الحنفية، والحنفية فرقة من الفرق، فغلام أحمد و أتباعه فرقة من الفِرَق" یعنی ''مسٹر پرویز اور اس کے پیروکار حنفی طریقہ پر نماز پڑھتے ہیں اور حنفی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے تو مسٹر پرویز اور اس کے پیروکار بھی مختلف فرقوں میں سے ایک فرقہ ہوئے۔

باقی ان حضرات کا یہ دعویٰ کرنا کہ ہم تو فرقہ بندی کو شرک کہتے ہیں، اس لئے ہم فرقہ نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارا کسی فرقہ سے تعلق ہے، تو یہ صرف ہاتھی کے دانت ہیں جو لوگوں کو دکھانے کے لئے ہیں، ورنہ مقام غور ہے کہ جب حنفی حضرات ان لوگوں کے ہاں بھی ایک فرقہ ہیں کیونکہ ان کی نماز کا طریق دوسروں سے الگ تھلگ ہے جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں، تو ان جیسی نماز پڑھنے والے اہل طلوع اسلام کے فرقہ ہونے میں کون سا شبہ باقی رہ جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے محدث کے اگست اور ستمبر، اکتوبر ۱۹۸۶ء کے شمارے ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں جن میں تفصیل کے ساتھ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کے عطف کا قاعدہ کوفی اور بصری علماء کے ہاں اختلافی ہے اور ترجیح اس بات کو حاصل ہے کہ ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف حرفِ جر دہرائے بغیر ہوسکتا ہے۔ اور یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ یہ لوگ عربی دانی کی خوش فہمی میں مبتلا ضرور ہیں، لیکن درحقیقت یہ عربی زبان سے نابلد ہیں، اور اس زبان کے قواعد کو سمجھنے سے بہت دور ہیں۔ اور اس پر اظہارِ ندامت کی بجائے دوسروں پر اعتراض کرنے کی تگ و دو میں رہتے ہیں، اور ایسے وقت میں اصل کتاب کی طرف مراجعت کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتے، اور کم علمی کی وجہ سے عربی زبان کے قواعد کی تعبیر میں ایسی غلطیاں کرتے ہیں جن پر عربی زبان کا ادنیٰ طالب علم بھی سر پیٹ کر رہ جاتا ہے۔

چنانچہ آپ عربی گرامر کی کتابیں اٹھا کر دیکھ لیجئے آپ کو یہ قاعدہ کہیں دستیاب نہیں ہوگا کہ اسم ضمیر پر اسم ظاہر کا عطف نہیں ہوسکتا، کیونکہ علمائے نحو کے درمیان محلِ نزاع ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کے عطف کا قاعدہ ہے، جبکہ ضمیر مرفوع اور ضمیر منصوب پر اسم ظاہر کا عطف بالاتفاق جائز ہے۔ اگرچہ ضمیر مرفوع متصل پر اسم ظاہر کے براہِ راست عطف کے وقت ضمیر منفصل بطورِ تاکید لانا ضروری ہوتا ہے، لیکن پروفیسر مذکور ہر ضمیر پر ہی اسم ظاہر کے عطف کو ناجائز قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ ضمیر پر اسم ظاہر کے عطف کی بیسیوں مثالیں قرآن کریم سے دی جاسکتی ہیں۔ بنابریں پروفیسر صاحب نے عربی زبان کے قاعدے کی غلط تعبیر کرکے اپنے علم کو لیک لگا لی ہے۔

اور ان کی فہم و فراست کا حال یہ ہے کہ وہ علیٰ حرفِ جر دہرانے کے ساتھ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو درود کی صحیح عبارت تسلیم کرتے ہیں، مگر حرفِ جر دہرائے بغیر "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے بارہ میں عجیب مخمصے کا شکار ہیں اور فرماتے ہیں:

> "عربی زبان کے قواعد کے مطابق اگر 'آل' کے شروع میں حرفِ جار دوبارہ لایا جائے تو پھر درود شریف میں 'آل' کے لفظ کے اضافے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جن لوگوں کا عقیدہ چہاردہ معصومین کا ہے وہ لفظ 'آل' سے پہلے حرف 'علیٰ' دوبارہ استعمال نہیں کرتے۔ اس طرح 'آل' کو بھی نبوت میں شریک سمجھا جاتا ہے" (طلوع اسلام، صفحہ ۴۷)

پروفیسر صاحب کی یہ منطق بھی نرالی ہے کہ درود کی عبارت میں 'علیٰ' حرفِ جر کا اضافہ نہ کیا جائے تو 'آل' بھی نبوت میں شامل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس میں 'علیٰ' داخل کر دیا جائے تو اس وقت 'آل' نبوت میں شریک نہیں ہوتی گویا حرف 'علیٰ' 'آل' کی نبوت میں شرکت کے درے سدِ سکندری کا کام دیتا ہے۔ حالانکہ عربی گرامر کے مطابق "علیٰ" حرفِ استعلاء ہے جو بلندی کا معنیٰ دیتا ہے۔ پروفیسر صاحب کی منطق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اگر صحیح مان لیا جائے تو 'علیٰ' کو لانے سے تو 'آل' مزید بلند شان ہو کر نبوت میں شامل ہو جائے گی۔

پروفیسر صاحب کی یہ غلط فہمی ہے کہ درود میں 'علیٰ' اس لئے لایا جاتا ہے تاکہ 'آل' نبوت میں شامل نہ ہوسکے، جبکہ اہل فن کے نزدیک حرف جر دہرانے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ضمیر متصل کلمہ کا جز ہوتی ہے، اور اسم ظاہر کا کسی کلمہ کے ایک جز پر عطف ڈالنا درست نہیں اس لئے معطوف پر حرف جار کو دوبارہ لایا جاتا ہے تاکہ جزوِ کلمہ پر عطف لازم نہ آئے، لیکن پروفیسر مذکور اس علت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے وہ حرف جر دہرائے بغیر درود کی عبارت میں 'آل' کے نبوت میں شامل ہوجانے کی ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ بلکہ اپنی اس جہالت کو تحقیق کا نام دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''طلوع اسلام کے قارئین اس قسم کے انکشافات کے ثبوت مانگتے ہیں، ان کی تسلی کے لئے ہم نے یہ کتاب (منتقی الاخبار، مترجم اردو) خرید کر طلوع اسلام کی لائبریری میں رکھ دی ہے، جن قارئین کو ہماری تحقیق پر شک وشبہ ہو وہ ان کتابوں کی زیارت کرسکتے ہیں'' (طلوع اسلام ص ۴۷)

پروفیسر صاحب سے ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ دارالدعوۃ السلفیہ کی طرف سے شائع ہونے والی منتقی الاخبار، مترجم اردو خریدنے پر اکتفا نہ کریں، بلکہ اصل عربی کتاب خرید کر اپنی لائبریری میں رکھنے کی بھی زحمت فرمائیں جس کا مذکورہ ادارے نے ترجمہ نشر کیا ہے۔ کیونکہ منتقی الاخبار عربی کے ہر ایڈیشن میں ہر حدیث کے ساتھ درود کی وہی عبارت موجود ہے جو حرف جر 'علیٰ' دہرائے بغیر ہے، جس پر آپ کو اعتراض ہے، اور طلوع اسلام کے قارئین میں سے اگر کوئی شخص آپ کی تحقیق کا مشاہدہ کرنے کے لئے حاضر ہو تو اسے منتقی الاخبار مترجم اردو کے ساتھ اس کتاب کا عربی ایڈیشن بھی پیش کیا جائے تاکہ وہ آپ کے مکروفریب کو ملاحظہ کرسکے، اور اس بات سے آگاہ ہوسکے کہ ترجمہ کرنے والا تو اصل کتاب کا پابند ہوتا ہے۔ جبکہ منتقی الاخبار عربی میں ہر حدیث کے ساتھ درود کی عبارت حرف جر 'علیٰ' دہرائے بغیر ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' موجود ہے تو دارالدعوۃ السلفیہ اپنے ترجمہ میں درود کی عبارت اسی طرح نقل کرنے سے خطرناک تحریف کا مرتکب کیسے ہوسکتا ہے۔

آخر میں ہم طلوع اسلام سے وابستہ حضرات سے درخواست کریں گے کہ آپ لوگ مسٹر پرویز سے عقیدت کو چھوڑ کر ان کے بیک گراؤنڈ کو سمجھنے کی کوشش کریں، اور یقین جانیں کہ وہ شخص انتہائی بدنیت تھا، جس نے اسلام بلکہ قرآن کے نام پر امت مسلمہ کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر گمراہی اور ضلالت کے راستے پر ڈالنے کی پوری کوشش کی ہے، اس پر اس کا پورا لٹریچر خاص کر مفہوم القرآن جیسی کتابیں شاہد ہیں، جس میں اس نے خوف خدا سے عاری ہو کر قرآنی آیات کے مفاہیم ومطالب بیان کرنے میں بھرپور دھاندلی اور دھونس سے کام لیا ہے، اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں موقع فراہم کیا ہے کہ اس گمراہی سے توبہ کرلیں، اور نبوی منہج کو اختیار کرکے اپنی عاقبت کی اصلاح کرلیں ...... وما علینا إلا البلاغ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ